ہفت وار رسالہ: 457
WEEKLY BOOKLET: 457

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب
"گفتگو کے آداب" سے چوتھی قسط بنام

فضول باتوں سے بچنے کی فضیلت

(صفحات: 18)

اللہ پاک کو فضول باتیں ناپسند ہیں 02
آدمی کی خوبصورتی کیا ہے؟ 06
بولنے اور چپ رہنے کی دو قسمیں 14
شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار 16

شیخ طریقت امیر اہل سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فُضُول باتوں سے بچنے کی فضیلت (1)

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 18 صفحات کا رسالہ ”فضول باتوں سے بچنے کی فضیلت“ پڑھ یا سُن لے اُسے فضولیات سے بچا، نیک بنا اور بار بار حج و دیدارِ مدینہ کا شرف عطا فرما۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

کثرت سے دُرود شریف پڑھنا کام آگیا

حضرتِ ابو بکر شِبلی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار (یعنی مُصیبت میں مُبتلا) ہوا، مُنْکَر نَکِیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: ”دنیا میں زَبان کے غیر ضروری استعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔“ اب عذاب کے فرشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک خوب صورت عمدہ خوشبو والے صاحب میرے اور عذاب کے درمیان آڑ ہو گئے اور انہوں نے مجھے مُنْکَر نَکِیر کے سوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلحمدُ لِلّٰہ! عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: ”تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری مدد پر مامور کیا گیا ہے۔“ (القول البدیع، ص260)

---

1 ... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب ”گفتگو کے آداب“ صفحہ 51 تا 67 سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علٰی ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں آج کل بد قسمتی سے خاموش رہنے والے بہت کم ملتے ہیں۔ بعضوں کی زبان دِن بھر چلتی رہتی ہے، صِرف سوتے وقت زبان کو کچھ آرام ملتا ہوگا اور بعض تو نیند میں بھی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں! جو زیادہ بولتا ہے بسا اوقات اُس کے مُنہ سے جھوٹ بھی نکل سکتا ہے، غیبت بھی ہو سکتی ہے، چغل خوری بھی کر بیٹھتا ہوگا، راز بھی فاش کر ڈالتا ہوگا، دل آزاریاں بھی کرتا رہتا ہوگا، لوگوں کی ہر بات کو قینچی کی طرح کاٹتے رہنے کی وجہ سے اپنا وقار بھی کھو بیٹھتا ہوگا، بارہا ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ بول کر پچھتاتا ہوگا، پھر باتونی شخص کے "بَک بَک" کرنے سے دوسروں کو بھی تو بوریت ہوتی ہے، لوگ بیزار ہو کر اُس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اَلْغَرَض زیادہ باتیں کرنے میں بے شمار نقصانات ہیں۔ اسی لیے تو کسی نے کہا ہے کہ "نہ بولنے میں نو گُن" (یعنی نہ بولنے میں 9 خوبیاں) کیونکہ خاموش آدمی بہت ساری آفتوں سے اَمن میں رہتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو بے ضرورت باتیں کرنے سے محفوظ فرمائے اور زبان کی آفتوں سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کو فضول باتیں ناپسند ہیں

اللہ پاک کو فضول باتیں ناپسند ہیں، قرآنِ کریم، پارہ 18 سُورَۃُ الْمُؤمِنُون آیت 3 میں فضول باتوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ ﴾ (آسان ترجمۂ قرآن کنزُالعِرفان: اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں)

آیتِ مبارکہ کی تفسیر

اس آیتِ مبارکہ میں کامیابی حاصل کرنے والے مومنوں کی دوسری خوبی کا بیان فرمایا گیاہے کہ وہ ہر لَہو وباطِل سے بچے رہتے ہیں۔ اِس آیتِ مبارکہ میں ”لَغو“ کا تذکرہ ہے اس سلسلے میں تفسیر صِراط الجنان جلد 6 صفحہ 499 تا 501 پر ہے: علّامہ احمد صاوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”لغو سے مراد ہر وہ قول، فِعل اور ناپسندیدہ یا مُباح کام ہے جس کا مسلمان کو دینی یا دُنیوی کوئی فائدہ نہ ہو جیسے مذاق مَسخَری، بیہودہ (یعنی فضول) گفتگو، کھیل کود، فضول کاموں میں وقت ضائع کرنا، شہوات (یعنی خواہشات) پوری کرنے میں ہی لگے رہنا وغیرہ وہ تمام کام جن سے اللہ پاک نے منع فرمایاہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان کو اپنی آخرت کی بہتری کے لئے نیک اعمال کرنے میں مصروف رہنا چاہئے یا وہ اپنی زندگی بَسَر کرنے کے لئے بقدرِ ضرورت (حلال) مال کمانے کی کوشش میں لگا رہے۔“

(پ18، المؤمنون، تحت الآیۃ:3، 4/1356، 1357)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بے کار باتوں سے بچنے کی ترغیب

اَحادیث میں بھی لایعنی اور بیکار کاموں سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ وہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔“ (موطا امام مالک، 2/403، حدیث: 1718) یعنی جو چیز کار آمد نہ ہو اس میں نہ پڑے، زَبان، دل اور دیگر اَعضا کو بے کار باتوں کی طرف مُتوجّہ نہ کرے۔ (بہارِ شریعت، 3/520، حصہ:16)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

نجات کیا ہے؟

حضرتِ عُقبہ بن عامر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنی زَبان پر قابو رکھو اور تمہارا گھر تمہارے لیے گنجائش رکھے (یعنی بے کار اِدھر اُدھر نہ جاؤ) اور اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔

(ترمذی، 4/182، حدیث:2414)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

زبان کی حفاظت کرنے کی ضرورت اور اس کے فوائد و نقصانات

یاد رہے کہ زَبان کی حفاظت و نگہداشت اور فُضُولیات و لَغوِیات سے اسے باز رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ زیادہ سرکشی اور سب سے زیادہ فساد و نقصان اسی زبان سے رُونُما ہوتا ہے اور جو شخص زبان کو کُھلی چُھٹّی دے دیتا اور اس کی لگام ڈِھیلی چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ زَبان کی حفاظت کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے نیک اعمال کی حفاظت ہوتی ہے کیونکہ جو شخص زبان کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ ہر وقت گفتگو میں مصروف رہتا ہے تو ایسا شخص لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہونے سے بچ نہیں پاتا، یونہی اس سے کفریہ الفاظ نکل جانے کا بہت اندیشہ (یعنی RISK) رہتا ہے اور یہ دونوں ایسے عمل ہیں جس سے بندے کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

کھجوروں کا تھال (واقعہ)

حضرتِ امام حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی شخص نے کہا: فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے۔ یہ سن کر آپ نے غیبت کرنے والے آدمی کو کھجوروں کا تھال بھر کر روانہ کیا اور ساتھ میں یہ کہلا بھیجا: سنا ہے کہ تم نے مجھے اپنی نیکیاں ہدیہ (یعنی GIFT) کی ہیں، تو میں

www.dawateislami.net

نے ان کا بدلہ دینا بہتر جانا (اس لئے کھجوروں کا یہ تھال حاضر ہے۔)(منہاج العابدین، ص65)

لوگ کہیں تمہارے دانت نہ توڑ دیں

اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ زبان کی حفاظت کرنے سے انسان دنیا کی آفات سے محفوظ رہتا ہے، چنانچہ حضرتِ سُفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زبان سے ایسی بات نہ نکالو جسے سن کر لوگ تمہارے دانت توڑ دیں اور ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اپنی زبان کو بے لگام نہ چھوڑو تاکہ یہ تمہیں کسی فساد میں مبتلا نہ کر دے۔(منہاج العابدین، ص66)

ایک فضول سوال کی انوکھی سزا (واقعہ)

نیز زبان کی حفاظت نہ کرنے کا ایک نقصان یہ ہے کہ بندہ ناجائز و حرام، لغو اور بے کار باتوں میں مصروف ہو کر گناہوں میں مبتلا ہوتا اور اپنی زندگی کی قیمتی ترین چیز "وقت" کو ضائع کر دیتا ہے۔ حضرتِ حَسّان بِن سِنان رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ایک بالاخانے (یعنی مکان کی چھت پر بنائے جانے والے کمرے) کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک سے پوچھا: "یہ بالاخانہ بنائے تمہیں کتنا عرصہ گزرا ہے؟" یہ سوال کرنے کے بعد آپ کو دل میں سخت نَدامت (یعنی شرمندگی) ہوئی اور نفس کو مُخاطَب کرتے ہوئے یوں فرمایا: "اے مغرور نفس! تو فضول اور لایعنی سوالات میں قیمتی ترین وقت کو ضائع کرتا ہے!" پھر اس فضول سوال کے کفارے میں آپ نے ایک سال روزے رکھے۔(منہاج العابدین، ص65)

دوزخ کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکتا

اور دوسرا نقصان یہ ہے کہ ناجائز و حرام گفتگو کی وجہ سے انسان قیامت کے دن جہنّم کے دردناک عذاب میں مبتلا ہو سکتا ہے جسے برداشت کرنے کی طاقت کسی میں نہیں۔ لہٰذا

www.dawateislami.net

عافیت اسی میں ہے کہ بندہ اپنی زَبان کی حفاظت کرے اور اِسے ان باتوں کے لئے استعمال کرے جو اُسے دنیا اور آخرت میں نفع دیں۔ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو زبان کی حفاظت و نِگہداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

(تفسیر صراط الجنان، پ 18، المؤمنون، تحت الآیۃ: 3، 6/499 تا 501)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بھاری اعمال

حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بدن پر ہلکا اور میزان (یعنی SCALE) میں بھاری ہو؟“ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ خاموشی، اچّھے اَخلاق اور بے فائدہ گفتگو کو چھوڑ دینا ہے۔

(الصمت لابن ابی الدنیا مع موسوعہ، 7/87، حدیث: 112)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آدمی کی خوبصورتی کیا ہے؟

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے چچا جان حضرتِ عبّاس رضی اللہُ عنہ سے اِرشاد فرمایا: تمہاری خوبصورتی نے مجھے تعجّب میں ڈال دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عباس رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آدمی کی خوبصورتی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اُس کی زَبان۔ (ادب الدنیا والدین، ص 241)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نصیحت

جنّت کے نوجوانوں کے سردار، صحابی ابنِ صحابی حضرتِ امام حُسین رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے نانا جان، مکّے مدینے کے سلطان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو جو نصیحتیں فرماتے سُنا اُن میں سے ایک یہ بھی ہے: ”خوشخبری ہے اُس کے لئے جو فضول گفتگو سے رُکا رہا۔“ (حلیۃ الاولیاء، 3/236، حدیث:3817)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دعائے مصطفےٰ

حضرت اَنس بن مالِک رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی: ”اللہ پاک اُس پر رحم فرمائے! جو بات کرتا ہے تو فائدہ (یعنی ثواب) پاتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو سلامت رہتا ہے۔“ (شعب الایمان، 4/241، حدیث:4938)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی نظرِ عنایت پھر جانے کی علامت

فرمانِ امام حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ: بندے کا بے فائدہ کاموں میں مشغول ہونا اِس بات کی علامت (یعنی نشانی) ہے کہ اللہ پاک نے اس سے اپنی نظرِ رحمت پھیر لی ہے۔

(التمہید لابن عبد البر، 4/179)

فضول بولنے والے کے گناہ سب سے زیادہ

صَحابی ابنِ صَحابی حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں: مکّی مَدَنی مصطَفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ اُس

www.dawateislami.net

کے گناہ ہوں گے جو سب سے زیادہ لایعنی (یعنی بے کار۔فضول) باتیں کرے۔

(جامع صغیر،ص86،حدیث:1386)

شرحِ حدیث: اس لیے کہ جو زیادہ باتیں کرے گا اُس میں بے کار اور خلافِ شریعت باتیں بھی زیادہ ہوں گی تو خلافِ شریعت باتوں سے اُس کے گناہ بڑھیں گے اور اِس طرف اُس کی توجُّہ بھی نہ ہوگی۔(التیسیر شرح جامع صغیر،1/200۔فتاوٰی رضویہ،28/645 تسہیلاً)

حضرت عبدُ اللہ ابنِ ابی اوفٰی کا ذِکرِ خیر

آیئے! یہ روایت بیان کرنے والے صحابیِ نبی حضرت عبد اللہ بن ابی اَوفٰی رضی اللہ عنہما کے مبارَک حالات سنتے ہیں، آپ کا نام: عبداللہ بن ابی اَوفٰی اور کُنیت: ابو مُعاویہ ہے۔

زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی اَوفٰی رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں میرے والد (ابی اَوفٰی رضی اللہُ عنہ) زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے یہ دُعا دی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی یعنی اے اللہ! ابو اَوفٰی کی آل پر رحمت نازِل فرما! (بخاری،1/504،حدیث:1497 مختصراً)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت میں لکھتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہُ عنہ فخریہ طور پر خدا کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ حضورِ اَنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی دُعائیں ہمیں اور ہمارے والدِ محترم کو بھی مل چکی ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ یہاں لفظ آل زائد ہے مگر حق یہ ہے کہ آل اپنے معنٰی ہی میں ہے، حضورِ اَنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم صرف ان لوگوں ہی کو نہیں بلکہ ان کے بال بچّوں سارے گھر والوں کو بھی دعائیں دیتے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح،3/11)

www.dawateislami.net

صحابیِ نبی سے امام ابو حنیفہ کی ملاقات

مرآت میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی اَوفیٰ رضی اللہ عنہما کوفے میں 87 ہجری میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں۔ آپ اُن صحابہ سے ہیں جن سے حضرت امام ابو حنیفہ (رحمۃُ اللہِ علیہ) کی ملاقات ہے کیونکہ آپ کی وفات کے وقت امامِ اعظم کی عمر 7 سال (اور بعض کے نزدیک 17 سال تھی (نزہۃ القاری، 1/70 ماخوذاً، مرآۃ المناجیح، 5/382)۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

فضول بات کسے کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ ”اِحیاءُ الْعُلُوم“ میں فرماتے ہیں: اگر ایک کلمے (یعنی لفظ) سے اِس (بات کرنے والے) کا مقصود (یعنی مطلب) حاصل ہو سکتا ہو اور وہ دو کلمے (یعنی دو الفاظ) استعمال کرے تو دوسرا کلمہ فضول یعنی حاجت (یعنی ضرورت) سے زیادہ ہوگا۔ (احیاء العلوم، 3/141) اگر ایک لفظ سے کام نہ چلتا ہو تو ایسی صورت میں دو یا ضرورت کے مطابق جتنے بھی الفاظ بولے گئے وہ فضول نہیں۔ جن چیزوں میں نقصان ہے اور مُؤاخَذہ (مُ۔ آ۔ خَ ذَہ یعنی پُوچھ گچھ) اور عذاب ہے اُن سے بچنا تو ہر انسان کی عقل کا بھی تقاضا ہے لیکن جو باتیں ایسی ہوں جن سے نہ نفع ہو نہ نقصان وہ بھی درحقیقت نقصان ہی کی باتیں ہیں کیونکہ جتنی دیر ایسی باتیں کیں اُتنی دیر ذکر و دُرُود ہو سکتا تھا، تِلاوت کر سکتے تھے۔ اِن مَنافِع (یعنی فائدوں) کا ضائع ہونا نقصان نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر جب فضول باتیں شروع ہو جاتی ہیں تو بڑھتے بڑھتے (بسا اوقات) لوگوں کی بُرائیوں اور غیبتوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس لیے خیر (یعنی بھلائی) اِسی میں ہے کہ خاموش رہے یا اللہ پاک

www.dawateislami.net

کا ذکر کرے اور بقدرِ ضرورت دُنیا کی تھوڑی بہت بات کرے جو جائز اُمور سے متعلق ہو، دنیا کی جائز باتوں کی کثرت بھی دل میں قَساوَت یعنی سختی پیدا ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خاموشی فکرِ آخرت سے خالی ہو تو غفلت ہے

حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کا اِرشاد مُبارک ہے کہ اللہ پاک کے ذِکر سے جو گفتگو خالی ہے وہ لغو (یعنی فضول) ہے اور جو خاموشی فکرِ آخرت سے خالی ہے وہ غفلت ہے اور جو نگاہِ عبرت سے خالی ہے وہ فضول و بے کار ہے۔ وہ شخص مبارک (یعنی برکت والا) ہے جس کی بات چیت میں اللہ پاک کا ذکر ہے، جس کی خاموشی میں غور و فکر ہے، جس کی آنکھ میں عبرت ہے۔ (تنبیہ الغافلین، ص115)

غفلت کسے کہتے ہیں؟

اے عاشقانِ رسول! اس فرمانِ عیسیٰ علیہ السّلام میں یہ بھی ہے کہ "جو خاموشی فکرِ آخرت سے خالی ہے وہ غفلت ہے۔" آیئے! جانتے ہیں کہ غفلت کیا ہے۔ "اَلتَّعْرِیفات" میں ہے: اَلْغَفْلَۃُ: مُتَابَعَۃُ النَّفْسِ عَلٰی مَا تَشْتَہِیْہِ یعنی "نفس کو خواہشات کے پیچھے لگائے رکھنا غفلت کہلاتا ہے۔" (التعریفات للجرجانی، ص116)

غافلوں کی مَذمّت میں قرآنِ کریم پارہ 9 سُورَۃُ الْاَعْرَاف آیت 205 میں ارشادِ الٰہی ہے:

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾

آسان ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور بلندی سے کچھ کم آواز میں، صبح وشام، اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔

www.dawateislami.net

مجھے تم پر غفلت کا خوف ہے

بخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: اللہ پاک کی قسم! مجھے تم پر فَقْر (یعنی غربت) کا خوف نہیں لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم پر دنیا پھیلا دی جائے گی جیسا کہ تم سے پہلی قوموں پر پھیلائی گئی تھی، پس تم بھی اس دنیا کی خاطر پہلے لوگوں کی طرح باہم (یعنی آپس میں) مقابلہ کرو گے اور یہ تمہیں غفلت میں ڈال دے گی جس طرح اس نے پچھلی قوموں کو غافل کر دیا۔
(بخاری، 4/225تا226، حدیث: 6425)

بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں

"مُکاشفۃُ الْقُلُوب" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو علی دَقّاق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بہت بڑے وَلِیُّ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ سخت بیمار تھے، میں عِیادت کے لیے حاضر ہوا، اِرد گرد مُعتَقِدِین کا ہُجوم تھا، وہ بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اے شیخ! کیا دنیا چھوٹنے پر رو رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ نَمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: حضور! آپ کی نمازیں کیونکر قضا ہو گئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب سجدے سے سر اُٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت ہی میں موت سے ہم آغوش ہو رہا ہوں، پھر ایک آہِ سرد دلِ پُر درد سے کھینچ کر چار عربی اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:
﴿1﴾ میں نے اپنے حَشْر (یعنی اٹھائے جانے)، قیامت کے دن اور قبر میں اپنے رُخسار (یعنی گال) کے پڑا ہونے کے بارے میں غور کیا ﴿2﴾ (مجھے ملی ہوئی) اِتنی عزّت و رِفْعت (یعنی بلندی) کے بعد (بھی) میں اکیلا پڑا ہوں گا اور اپنے جرم کی بنا پر رَہن (یعنی گِروی) ہوں گا اور خاک ہی میرا تکیہ ہو گی ﴿3﴾ میں نے اپنے حساب کی طَوالت (یعنی لمبا ہونے) اور نامۂ اعمال دیئے جانے کے وَقت کی رُسوائی کے بارے میں بھی سوچا ﴿4﴾ مگر اے مجھے پیدا کرنے والے اور مجھے

www.dawateislami.net

پالنے والے! مجھے تجھ سے رَحمت کی اُمّید ہے، تُو ہی میری خطاؤں کو بخشنے والا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، ص22)

روتا ہوا داخلِ جہنّم ہوگا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے میں کس قدر عبرت ہے! ذرا اِن اللہ والوں کو دیکھئے جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر ہوتا ہے مگر پھر بھی عاجِزی کا عالَم یہ ہے کہ اپنی عبادات و رِیاضات کو کسی خاطِر میں نہیں لاتے اور اللہ پاک کی بے نیازی اور اُس کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے گِریہ وزاری کرتے (یعنی روتے دھوتے) ہیں۔ اُن غفلت کے ماروں پر صَد کروڑ افسوس کہ نیکی کے نون کا نکتہ تک جن کے پَلّے نہیں، اِخلاص کا دُور دُور تک نام و نشان نہیں مگر حال یہ ہے کہ اپنی عبادتوں کے بلند بانگ دعوے کرتے نہیں تھکتے! اللہ پاک کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود خوفِ الٰہی سے تھَر تھَراتے کپکپاتے اور ٹَپ ٹَپ آنسو گراتے ہیں مگر غفلت شِعار بندوں کا حال یہ ہے کہ بے دَھڑک معصیَت (یعنی نافرمانی) کا سلسلہ چلاتے، اپنے گناہوں کا عام اعلان سُناتے اور پھر اس پر زور زور سے قہقہے لگاتے ذرا نہیں لَجاتے، کان کھول کر سنئے! مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جو ہنس کر گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا۔“

(مکاشفۃ القلوب، ص275)

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش، ص100)

بزرگ نے خواب میں بشارت دی

اے عاشقانِ رسول! غفلت کی نیند اُڑانے، گناہوں کی عادت چھڑانے اور سنتوں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے قافلوں میں سفر

www.dawateislami.net

کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان اَفروز ”مدنی بہار“ پیشِ خدمت ہے: چنانچہ وہاڑی پنجاب کے ایک اسلامی بھائی دینی ماحول میں آنے سے پہلے مختلف طرح کے گناہوں میں مبتلا تھے، وہ جسمانی طور پر اگرچہ صحت مند تھے لیکن عبادت کے معاملے میں بہت کمزور تھے، جیسے جیسے جوانی کے قریب ہوتے رہے ویسے ویسے نیکیوں سے دور ہوتے چلے گئے۔ برائیوں میں زندگی گزارنے لگے۔ گانے باجے، فلمیں ڈرامے، جھوٹ، غیبت اور طرح طرح کے گناہوں میں وقت برباد ہوتا رہا اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کی ڈاؤن لوڈنگ کی دکان تھی جس کے ذریعے وہ خود تو گناہ کرتے ہی تھے مزید دوسروں کے موبائل میں فلمیں ڈرامے، گانے باجے ڈاؤن لوڈ کر کے ان کے اس گناہ میں شامل ہو جاتے تھے اور اس کے پیسے بھی لیتے تھے۔ ان کی زندگی گناہوں کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی، حتّٰی کہ وہ اپنے آپ کو دنیا کا سب سے بُرا انسان سمجھنے لگے، البتّہ دعوتِ اسلامی سے انہیں بچپن ہی سے محبت تھی جس بنا پر وہ کسی طرح اسلامی بھائیوں سے رابطہ کر کے تین دن کے قافلے کے مسافر بن گئے۔ قافلے میں انہیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا، جس کی وجہ سے ان کی محبت دعوتِ اسلامی سے مزید بڑھ گئی۔ ایک روز جب یہ گھر کے حالات کی وجہ سے پریشان تھے اور اسی پریشانی کے عالم میں جب یہ سوئے تو خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ ان سے فرما رہے ہیں کہ ”چھوٹے بھائی کو لے کر فیضانِ مدینہ (کراچی) آجانا، اِن شاءَ اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔“ اتنا سننا تھا کہ ان کی آنکھ کھل گئی۔ پھر انہوں نے گھر والوں کو یہ خواب بتایا اور چھوٹے بھائی کو لے کر فیضانِ مدینہ کراچی جانے کی اجازت چاہی، جس پر ان کے گھر والے راضی ہو گئے۔ فیضانِ مدینہ کراچی پہنچ کر ان دونوں نے پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف کیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! اعتکاف کی برکت سے انہوں نے اپنے تمام بُرے کاموں سے توبہ کی اور سر پر عمامے شریف کا تاج سجانے کے ساتھ

www.dawateislami.net

ساتھ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُریدوں میں بھی شامل ہوگئے۔

اے عاشقانِ اولیا! جوانی میں توبہ کر لینا اور اللہ پاک کی اطاعت و فرماں برداری میں مشغول ہو جانا بہت بڑی سعادت ہے۔ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خوشیوں بھرا فرمان ہے: ”جوانی میں توبہ کرنے والا شخص اللہ پاک کا محبوب (یعنی پیارا) ہے۔“ (کتاب التوبۃ مع موسوعہ امام ابن ابی دنیا، 3/422، حدیث:184) اپنی جوانی عبادت میں گزار دینے والے کو قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔ (مسلم، ص399، حدیث:2380) نیز صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جوانی کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے کہ عبادات کا اصل وقت جوانی ہے۔

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں | جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی | یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی

(مراٰۃ المناجیح، 3/167)

اللہ پاک ہمیں زندگی کی آخری سانس تک اپنا فرماں بردار رکھے اور عبادت میں اخلاص ولذّت عنایت عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بولنے اور چُپ رہنے کی دو قِسمیں

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ یعنی اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔ (شعب الایمان، 4/256، حدیث:4993) حضرتِ علی بن عثمان ہجویری حَنَفی اَلْمَعْرُوف داتا گنج بخش رحمۃُ اللہِ علیہ ”کَشْفُ الْمَحْجُوب“ میں فرماتے ہیں: کلام (یعنی بولنا) دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کلامِ حق (یعنی اچھی گفتگو) اور دوسرا کلامِ باطل (یعنی غلط و بے کار گفتگو)، اِسی طرح خاموشی

www.dawateislami.net

بھی دو طرح کی ہوتی ہے: ﴿1﴾ با مقصد خاموشی (مثلاً فکرِ آخرت یا شَرعی اَحکام پر غور و خوض وغیرہ کیلئے چپ رہنا) ﴿2﴾ غفلت بھری (یا معاذَ اللہ گندے تصوّرات یا دنیا کے بے جا خیالات سے بھرپور) خاموشی۔ ہر شخص کو سُکوت (یعنی خاموشی) کی حالت میں خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ اگر اِس کا بولنا حق (یعنی اچھا) ہے تو اب بولنا اُس کی خاموشی سے بہتر ہے اور اگر اُس کا بولنا باطِل (یعنی غلط یا فضول) ہے تو ایسے موقع پر اُس کی خاموشی اس کے بولنے سے بہتر ہے۔ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ گفتگو کے حق یا باطل ہونے کے متعلّق سمجھانے کیلئے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر شِبلی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک مرتبہ بغداد شریف کے ایک مَحلّے سے گزرتے ہوئے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: اَلسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنَ الْکَلَامِ یعنی "خاموشی بولنے سے بہتر ہے۔" آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے فرمایا: (چونکہ ہر صورت میں خاموشی اچھی نہیں لہٰذا) "تیرے (یہ جملے) بولنے سے تیرا خاموش رہنا اچھا ہے اور میرا بولنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔" (کشف المحجوب، ص402 ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

زبان کی حفاظت نہ کرنے والے پر شیطان غَلبہ پا لیتا ہے

زیادہ "بَک بَک" کرنے والوں پر شیطان غالب آجاتا ہے کیونکہ جب آدمی زیادہ باتونی ہوتا ہے تو خطاؤں کا امکان بڑھ جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ شیطان اُس سے گناہ کروانے میں کامیاب ہو جائے۔ البتّہ جو خاموش رہنے کا عادی ہے وہ شیطان پر غلبہ (یعنی بَرتری، جیت) پا لیتا ہے۔ حضرتِ ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے مکّی مَدَنی تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ سرکارِ

www.dawateislami.net

مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کا تقویٰ لازِم پکڑ لو کہ تمام بھلائیوں کی اَصل (یعنی جڑ) ہے اور جہاد کو لازِم پکڑ لو کہ یہ اہلِ اسلام کی رَہبانیّت (یعنی گوشہ نشینی) ہے اور ذِکرُ اللہ و تلاوتِ قرآنِ پاک کی پابندی کرو کہ یہ تمہارے لیے زمین میں نور اور آسمانوں میں تمہارے تذکِرے کا باعث ہوگا اور کلمۂ خیر (یعنی اچھی بات) کے سِوا اپنی زَبان کی حفاظت کرو کہ اس کی بَدولت تم شیطان پر غلبہ پالو گے۔(معجم صغیر، 2/66)

شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار

حضرتِ امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ "اِحیاءُ الْعُلُوم" میں فرماتے ہیں: انسان کو بہکانے میں زبان شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔(احیاء العلوم، 3/133)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

صدیقِ اکبر منہ میں پتّھر رکھ لیتے

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر، حضرت صِدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ قَطعی (یعنی یقینی) جنّتی ہونے کے باوجود زبان کے مُعاملے میں کافی احتیاط فرمایا کرتے تھے، "اِحیاءُ الْعُلُوم" میں ہے: "حضرتِ ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ اپنے مبارک منہ میں پتّھر رکھ لیا کرتے تھے تاکہ بات کرنے کا موقع ہی نہ رہے۔" (احیاء العلوم، 3/137)

40 برس تک خاموشی کی مَشق (واقعہ)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ واقعی خاموشی کی عادت بنانا چاہتے ہیں تو اِس کو سنجیدہ (یعنی سیریس، SERIOUS) لیناہوگا اور چپ رہنے کی خوب مَشق (یعنی PRACTICE) کرنی پڑے گی، ورنہ معمولی سی کوشش سے خاموشی کی عادت بنانا دشوار ہے۔ زَبان کے غیر

ضروری استعمال کی تباہ کاریوں سے خود کو ڈراتے ہوئے خاموشی کی عادت بنانے کی بھرپور کوشش فرمایئے اِن شاءَ اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ آیئے! ایک کوشش کرنے والے کی اِستِقامت کا واقعہ سنتے ہیں، حضرت اَرْطاہ بن مُنذِر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک صاحب چالیس سال تک خاموش رہنے کی اس طرح ''مشق'' (یعنی PRACTICE) کرتے رہے کہ اپنے منہ میں پتھر رکھ لیتے، یہاں تک کہ (نماز یا اذکار یا) کھانے یا پینے یا سونے کے علاوہ وہ پتھر منہ سے نہ نکالتے۔ (الصمت مع موسوعہ ابن ابی الدنیا، 7/256، قول نمبر: 438)

گفتگو لکھ کر اُس کا جائزہ لینے والے تابِعی بزرگ

تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا رَبیع بن خُثَیم رحمۃُ اللہِ علیہ نے 20 سال تک دُنیاوی بات زَبان سے نہیں کی، جب صبح ہوتی تو قلم و دَوات (یعنی INKPOT) اور کاغذ لے لیتے اور دن بھر جو بولتے اُسے لکھ لیتے اور شام کو اپنا مُحاسَبہ (یعنی خود سے پوچھ گچھ) فرماتے۔ یعنی اُس لکھے ہوئے کے مطابق اپنی گفتگو کا جائزہ لیتے۔ (احیاء العلوم، 3/137 - احیاء العلوم (اردو)، 3/339)

بات چیت کے جائزے کا طریقہ

اپنی بات چیت کا ''جائزہ'' لینے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی ہر ہر بات پر غور کرکے اپنے آپ سے پوچھ گچھ کرے، مثلاً بغیر زبان ہلائے دل ہی دل میں خود سے پوچھے کہ فُلاں بات تم نے کیوں کی؟ اُس مقام پر بولنے کی کیا ضرورت تھی؟ فلاں گفتگو (گُفت۔گُو) اتنے الفاظ میں بھی نمٹائی جاسکتی تھی مگر اس میں فلاں فلاں لفظ زائد کیوں بولے؟ فلاں سے بات کرتے ہوئے سمجھ جانے کے بعد کیا؟ جی؟ کیا کہا؟ وغیرہ کیوں کہا؟ اور سامنے والے کو اپنی بات دُہرانے کی تکلیف کیوں دی؟ فلاں سے جو جملہ تم نے کہا وہ دل آزار طنز تھا، تم نے اُس کا ناحق دل دُکھا

www.dawateislami.net

دیا چلو اب توبہ بھی کرو اور اُس اسلامی بھائی سے معافی بھی مانگو، فلاں بیٹھک (یعنی گیدرنگ۔ GATHERING) میں کیوں گئے جب کہ معلوم ہے کہ وہاں فضول باتیں بھی ہوتی ہیں اور فلاں فلاں بات میں تم نے ہاں میں ہاں کیوں ملائی تھی؟ وہاں تمہیں غیبت بھی سننی پڑ گئی تھی بلکہ تم نے غیبت سننے میں دِلچسپی بھی لی تھی چلو پکّی توبہ اور ایسی بیٹھکوں (GATHERINGS) سے دُور رہنے کا بھی عزم کرو۔ اِس طرح سمجھدار آدمی اپنی گفتگو بلکہ روز مرّہ کے تمام معاملات کا جائزہ لے سکتا ہے۔ یوں گناہ، بے اِحتیاطیاں، اپنی بعض کمزوریاں اور خامیاں سامنے آسکتیں ہیں اور اِصلاح کا سامان ہو سکتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں محاسبے کو جائزہ کہتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں روزانہ کم از کم 12 منٹ اعمال کا جائزہ کرنے اور اِس دوران نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کا ذِہن دیا جاتا ہے۔

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش، ص305)

اعمال کا جائزہ

تمام عاشقانِ رسول کو چاہیئے کہ روزانہ کم از کم 12 منٹ اپنے دن بھر کے اعمال کا "جائزہ" لیں اور دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "نیک اعمال" میں دیئے ہوئے خانے پُر کریں اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے "نیک اعمال" کے ذِمّے دار کو جمع کروائیں۔ اِن شاءَاللہ حُسنِ اخلاق اور تقویٰ کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ ہاتھ آئے گا اور عشقِ رسول کے چھلکتے جام پینے نصیب ہوں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

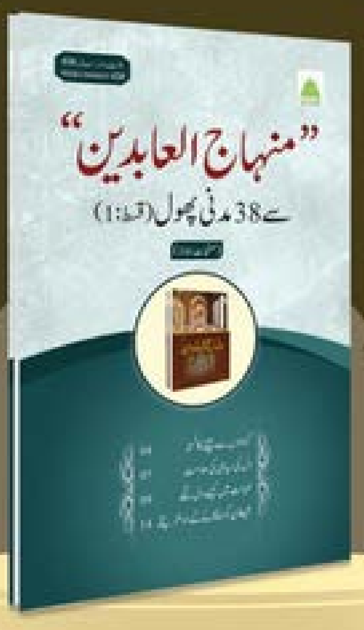

فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net